بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۱۰

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵

# روزنامہ الفضل قادیان

ایڈیٹر غلام نبی ـــــــ یوم یک شنبہ

جلد ۳۰ | ۸ ماہ تبلیغ ۱۳۲۱ھش | ۲۱ ماہ محرم ۱۳۶۱ھ | ۸ ماہ فروری ۱۹۴۲ء | نمبر ۳۳



## مدینۃ المسیح

قادیان ۶ ماہ تبلیغ ۱۳۲۱ ہش ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق آج پانچ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے ۔ کہ حضور کی صحت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ۔

آج خطبۂ جمعہ میں حضور نے مقامی اور بیرونی احمدیوں کو نماز باجماعت ادا کرنے کی پُرزور تاکید فرمائی

مشرق بعید سے احمدی مبلغ جناب مولوی رحمت علی صاحب کا ایک خط جو ۳۰ ر جنوری کا لکھا ہُوا ہے آج جناب ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ کو پہونچا ۔ اور جناب ناظر صاحب کے ارشاد پر مسجد اقصےٰ میں خطبۂ جمعہ سے پہلے دوستوں کو سنایا گیا ۔ مولوی صاحب نے ان نازک ایام میں احباب جماعت سے جاوا اور سماٹرا کی تمام جماعتوں کے متعلق خاص طور پر دُعا کی درخواست کی ہے تفصیل خط آئندہ شائع کیا جائے گا۔

مولوی قمر الدین صاحب مولوی فاضل انسپکٹر تعلیم و تربیت نظارت کی طرف سے بعض جماعتوں کے دورہ پر روانہ ہو گئے ہیں ۔ آج بعد نماز مغرب مسجد محلہ دار البرکات میں جلسہ ہُوا ۔ جس میں مولوی

## حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی تقریر جلسہ سالانہ کے موقع پر

## موجودہ جنگ میں انگریزوں کی امداد کیوں اور کس طرح کرنی چاہیئے

مرتبہ ۔ شیخ رحمت اللہ صاحب ۔ شاکر ۔

(۴)

اب میں جنگ کے وہ اثرات بیان کرتا ہوں جن کی طرف توجہ کی ضرورت ہے ۔ اس سلسلہ میں پہلی بات تو یہ ہے ۔ کہ

### ہندوستان پر حملہ کا خطرہ

پیدا ہو گیا ہے ۔ یہ تو ہم نہیں جانتے ۔ کہ اللہ تعالےٰ کے علم میں کیا ہے ۔ لیکن جن حالات میں ہم ہیں ۔ ان کی وجہ سے ضروری ہے ۔ کہ انگریزوں کی مدد کی جائے ۔ ہمیں اللہ تعالےٰ نے اس حکومت کے ماتحت رکھا ہے ۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کی فتح کے لئے دُعا فرمائی ہے ۔ اور اپنی جماعت کو بھی ان کے ساتھ تعاون کا ارشاد فرمایا ہے ۔ آپ فرماتے ہیں :۔

"ہم دُعا کرتے ہیں ۔ کہ خدا تعالےٰ اس گورنمنٹ کو ہر ایک شر سے محفوظ رکھے ۔ اور اس کے دُشمن کو ذلت کے ساتھ پسپا کرے ۔" (ضمیمہ شہادۃ القرآن صفحہ ۲ و ۳)

نیز فرمایا " ہر ایک سعادتمند مسلمان کو دُعا کرنی چاہیئے ۔ کہ اس وقت انگریزوں کی فتح ہو ۔ کیونکہ یہ لوگ ہمارے محسن ہیں ۔"

(ازالہ اوہام صفحہ ۱۰۱)

پس روحانی اور جسمانی دونوں حالات کا تقاضا ہے ۔ کہ ہم ان کی مدد کریں ۔ اور یہ مدد حسب ذیل طریقوں سے ہم کر سکتے ہیں :۔

(۱) ریکروٹنگ میں خاص طور پر مدد دی جائے ۔

(۲) چندوں وغیرہ کے ذریعہ سے مدد دی جائے ۔

(۳) غلط افواہوں کا مقابلہ کیا جائے ۔

(۴) ملک میں امن قائم رکھنے کی کوشش کی جائے ۔

(۵) ہوائی حملوں سے بچاؤ وغیرہ کے لئے جو انتظامات حکومت کی طرف سے کئے جا رہے ہیں ۔ ان میں مدد کی جائے ۔ اور (۶) انگریزوں کی کامیابی کے لئے دُعائیں کی جائیں ۔

اب میں ان میں سے ہر ایک امر کے متعلق تفصیل کے ساتھ بیان کرتا ہوں ۔

### ریکروٹنگ میں مدد

صرف اس لئے ہی مفید نہیں ۔ کہ اس سے انگریزوں کی کامیابی میں مدد ملتی ہے ۔ بلکہ اس لئے بھی کہ اس سے قوم میں جنگی سپرٹ پیدا ہوتی ہے ۔ اور جنگی فنون سے واقفیت ہوتی ہے ۔ ہمارے ملک کے لئے دوسری بیرونی حکومتوں کے مقابل پر انگریزوں کی حکومت کئی لحاظ سے اچھی ہے ۔ اور اس لئے ہندوستان کا فائدہ اسی میں ہے ۔ کہ انہیں فتح حاصل ہو ۔ جو قوم کسی ملک پر دیر سے حکومت کر رہی ہو ۔ اس کی طاقت بہت حد تک زائل ہو چکی ہوتی ہے ۔ اور اس کا رُعب بھی مٹ چکا ہوتا ہے ۔ ہم میں سے بہت سے لوگ ایسے ہیں ۔ جنہوں نے سکولوں میں تعلیم پائی ہے ۔ اور وہ جانتے ہیں ۔ کہ سکول میں جو ماسٹر نیا نیا آئے ۔ اس کا رُعب زیادہ ہوتا ہے ۔ پُرانے ماسٹروں کا اتنا رُعب نہیں ہوتا ۔ اسی طرح

### پرانی حکومت کا رُعب

کم ہو جاتا ہے ۔ اور جو حکومت نئی نئی ہو ۔ اس کا رُعب زیادہ ہوتا ہے ۔ نئی حکومت کا مقابلہ اتنی دلیری سے نہیں کیا جا سکتا ۔ جتنا پُرانی کا ۔ گاندھی جی جس طرح انگریزوں سے روٹھ جاتے ۔ اور کہہ دیتے ہیں ۔ کہ میں کھانا پینا ترک کرتا ہوں ۔ تو انگریز انہیں منانے کی کوشش کرتے ہیں ۔ اس طرح جرمنوں کے ماتحت یہ ممکن نہیں ۔ انگریز گاندھی جی کو خوب سمجھتے ہیں اور گاندھی جی انگریزوں کو خوب سمجھتے ہیں ۔ ایک بڑے افسر سے جو بعد میں گورنر بھی ہو گئے تھے میں نے ایک دفعہ کہا ۔ کہ گورنمنٹ کی فلاں بات کا کانگرس کو علم ہو چکا ہے ۔ یہ آپ لوگوں کا کیسا انتظام ہے ۔ کہ سرکاری راز تک کانگرسیوں کو معلوم ہو جاتے ہیں ۔ انہوں نے کہا ۔ اسی طرح ہوتا ہے ۔ ان کے راز ہم کو مل جاتے ہیں ۔ اور ہمارے ان کو پتہ لگ جاتے ہیں ۔ یہی

### گاندھی جی اور حکومت کا معاملہ

ہے ۔ دونوں ایک دوسرے کے دل کو پڑھنا خوب جانتے ہیں ۔ لیکن اگر انگریزوں کے بجائے یہاں کوئی اور حکومت ہو ۔ تو وہ نہ گاندھی جی کے دل کو پڑھ سکے ۔ اور نہ گاندھی جی اس کے دل کو پڑھ سکیں ۔ جس قوم نے تین سو سال تک دُنیا سے روپیہ کمایا ہے اس میں وہ بہادری اور جُرأت نہیں ہو سکتی ۔ جتنی اس قوم کی ہوگی ۔ جو دُنیا میں عیش و عشرت کرنے کی نئی نئی امیدیں لے کر میدان میں نکلی ہو ۔ جب تک وہ بھی سو دو سو سال تک دُنیا سے کمائی نہ کر لے ۔ اس کی جُرأت میں کمی نہیں آسکتی ۔ انگریز تو اب سمجھتے ہیں کہ ہم نے جو لینا تھا لے لیا ۔ لیکن کوئی نئی قوم جب تک کم سے کم سو دو سو سال تک مزے نہ لوٹ لے ۔ اسے چین نہیں آسکتا ۔ قرآن کریم میں آتا ہے ۔ کہ اِنَّ الْمُلُوْكَ اِذَا دَخَلُوْا قَرْيَةً اَفْسَدُوْهَا وَجَعَلُوْۤا اَعِزَّةَ اَهْلِهَاۤ اَذِلَّةً ۚ وَكَذٰلِكَ يَفْعَلُوْنَ (سورۃ النمل ع ۲)

تو جب بھی کسی ملک میں کوئی نیا بادشاہ آئے گا وہ پرانے جیسا معاملہ اہل ملک کے ساتھ نہیں کر سکتا ۔ نئے بادشاہ جب کسی ملک میں آتے ہیں ۔ تو بہت سے انقلابات ان کے ساتھ آتے ہیں ۔ کئی امراء غریب اور کئی غریب امیر ہو جاتے ہیں ۔ پس یہ حکمت انگریزوں کی مدد کی ہے ۔ اور یہ

### بہت اہم حکمت

ہے ۔ اس لئے انگریزوں کی مدد کرنی ضروری ہے ۔ جس کا پہلا ذریعہ جیسا کہ میں نے بتایا ریکروٹنگ ہے ۔ ریکروٹنگ سے ہمارے اپنے اندر بھی فوجی سپرٹ قائم ہوتی ہے ۔ جس قوم میں فوجی سپرٹ نہ ہو ۔ وہ بزدل ہو جاتی ہے ۔ جیسا کہ میں بتا چکا ہوں ۔ یہی

### کشمیری قوم

جو آج اتنی بزدل سمجھی جاتی ہے ۔ ایک وقت اس کی یہ حالت تھی ۔ کہ محمود نے جتنے حملے ہندوستان پر کئے ۔

ان میں سے صرف دو میں اسے شکست ہوئی اور یہ دو حملے وہی تھے جو اس نے کشمیر پہ کئے کسی وقت وہ اتنی بہادر قوم تھی۔ لیکن آج یہ حالت ہے کہ مجھے یاد ہے۔ بچپن میں میں ایک دفعہ کشمیر گیا۔ تو میں نے دیکھا۔ کہ ایک پنڈت پچاس ساٹھ کشمیریوں کو گالیاں دے رہا اور ٹھڈے مار رہا تھا۔ اور وہ آگے سے ہاتھ جوڑ رہے۔ اور منتیں کر رہے تھے۔ ایک زمانہ میں راولپنڈی تک اور صوبہ سرحد کے کئی اضلاع تک ان کی حکومت تھی۔ تبت میں بھی ان کی حکومت تھی۔ مگر جب ان میں فوجی سپرٹ نہ رہی۔ تو وہ بزدل ہوگئے۔ اللہ تعالےٰ حاکم قوموں پہ اس لئے مصیبت لاتا ہے۔ تا محکوم قوموں میں فوجی سپرٹ پیدا ہو۔ وہ ضرورت کے وقت مجبور ہو کر ان کو بھرتی کرتی ہیں۔ بس یہ ایک ترقی کا راستہ اللہ تعالےٰ نے ہمارے لئے کھولا ہے۔ اور ہمیں اس سے فائدہ اٹھانا چاہئیے اور فوجی ٹریننگ حاصل کرنی چاہئیے۔

دوسری بات

## غلط افواہوں کا مقابلہ

کرنا ہے۔ یہ بہت اہم بات ہے۔ یاد رکھنا چاہئیے کہ غلط افواہیں بزدل بنا دیتی ہیں۔ لوگ عام طور پر خطرہ سے اتنا نہیں ڈرتے جتنا خطرہ کی آواز سے ڈرتے ہیں۔ خود ہمارے ساتھ ایک دفعہ ایک واقعہ پیش آیا۔ ہم ڈلہوزی میں سیر کرنے جا رہے تھے۔ شام کا وقت تھا۔ دو دو کر کے ہم چلے جا رہے تھے۔ کہ پچھلوں کی آواز آئی "سانپ" اور اس سے بچنے کے لئے ہم سے جو آگے تھے انہوں نے چھلانگ مار دی۔ انہی میں سے ایک کی ٹانگوں کے درمیان سے سانپ گزر رہا تھا ان کے پیچھے ہم تھے۔ ہم نے بھی اپنے دوستوں کو خطرہ میں دیکھ کر ان کے پیچھا دوڑنا شروع کیا۔ اگلے دوست جن کے پاؤں میں سے سانپ گزر رہا تھا۔ اس طرح کود کود کر دوڑ رہے تھے۔ کہ ہر قدم پہ ایک نیا سانپ ان کے راستہ میں آ جاتا تھا۔ پیچھے ہم ان کی مدد کو جا رہے تھے۔ مگر چند گز کے بعد یکدم میں نے دیکھا۔ تو میں اور سید ولی اللہ شاہ جو دوسری قطار میں تھے۔ ہم دونوں بھی اسی طرح کود کود کر دوڑ رہے تھے۔ جس طرح کہ پہلے لوگ۔ حالانکہ ہمارے راستہ میں کوئی سانپ نہ تھا۔ اور ہم صرف اگلوں کی امداد کو جا رہے تھے۔ یہ خیال آتے ہی مجھے ہنسی آگئی۔ اور میں نے اگلوں کی طرف دیکھا۔ تو ان کے آس پاس بھی کہیں سانپ کا نشان نہ تھا۔ میں نے شاہ صاحب کو پکڑ کر کھڑا کیا۔ اور کہا کہ شاہ صاحب آخر ہمارے دوڑنے کی غرض کیا ہے۔ سانپ تو غالباً پیچھے رہ گیا ہے۔ اور پھر آواز دے کر اگلوں کو کھڑا کیا۔ پھر جو مڑ کر دیکھا۔ تو معلوم ہوا۔ کہ سانپ کو میاں شریف احمد صاحب۔ اور صوفی عبدالقدیر صاحب نے جو آخر میں تھے انہوں نے مار بھی لیا تھا۔ گویا سانپ تو مر چکا تھا۔ مگر اس کی آواز نے اچھے بھلے کچھ اور آدمیوں کو دوڑا رکھا تھا غرض

## خطرہ کی آواز خطرہ سے بھی زیادہ خطرناک

ہوتی ہے۔ اور وہ بزدلی پیدا کر دیتی ہے۔ ویسے آدمی کو خطرہ نظر آجائے۔ تو وہ اس سے اتنا نہیں ڈرتا۔ جتنا خطرہ کی بات سے ڈرتا ہے۔ ایک دفعہ میں پاخانہ کے لئے بیٹھا۔ تو میں نے دیکھا۔ کہ میری دونوں رانوں کے بیچ میں سے سانپ نے پھن نکالی۔ مگر میں بالکل نہیں گھبرایا۔ اور میں نے سوچا۔ کہ اگر اب میں نے حرکت کی۔ تو ممکن ہے یہ کاٹ لے۔ اس لئے اسی طرح بیٹھا رہا۔ اور سانپ آرام سے پاٹ میں سے نکلا۔ اور چکر کاٹ کر پاخانہ میں سے باہر چلا گیا۔ تو میں نے سانپ کو اس قدر قریب دیکھا۔ اور وہ میرے ننگے جسم سے قریباً چھوتا ہوا گزرا۔ مگر میرے دل میں کوئی گھبراہٹ پیدا نہ ہوئی۔ لیکن ڈلہوزی میں "سانپ" کی آواز آئی۔ اور ہم سب اس سے مرعوب ہوگئے۔ پس

## خطرہ کی افواہیں

بہت برا اثر ڈالتی ہیں۔ بلکہ افواہیں خود جنگ سے بھی زیادہ خطرناک ہوتی ہیں۔ کسی جگہ بموں کا پڑنا اتنا خطرناک نہیں ہوتا جتنا یہ سنا پڑ جانا کہ بم پڑ رہے ہیں۔ غلط افواہیں قوموں میں بزدلی پیدا کر دیتی ہیں۔ پس انگریزوں کے لئے نہیں۔ بلکہ اپنی بہادری اور جرأت کو قائم رکھنے کے لئے یہ امر نہایت ضروری ہے۔ کہ غلط افواہوں کو پھیلنے سے روکا جائے۔ اور ان کا مقابلہ کیا جائے۔ مجھے ایک دوست جو فوج میں لفٹیننٹ ہیں ملنے آئے اور کہا کہ مجھے کوئی نصیحت کریں۔ میں نے ان سے کہا۔ کہ آپ ہمیشہ اپنے ماتحتوں کے حوصلوں کو قائم رکھیں۔ اور اگر کوئٹ وغیرہ کی شکست کی وجہ سے سپاہیوں میں گھبراہٹ پیدا ہو۔ تو بے شک ان کا دل بڑھانے کے لئے کہہ دیا کریں۔ کہ یہ انگریز لڑنا کیا جانیں۔ یہ تو نازونعم میں پلنے والے لوگ ہیں۔ یہ دشمن کو کیا شکست دیں گے۔ ہاں ہم اسے ضرور شکست دیں گے۔ ہم مضبوط اور جفاکش لوگ ہیں۔ جب ہم سے مقابلہ کا وقت آیا۔ تو ہم ضرور دشمن کو شکست دیں گے۔ تو جنگ میں غلط افواہیں بہت زیادہ خطرناک ہوتی ہیں۔ اور ان کا مقابلہ ضروری ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک واقعہ سنایا کرتے تھے۔ کہ ایک دفعہ

## رستم کے گھر میں چور

آگیا۔ رستم بے شک بہت بہادر تھا۔ مگر اس کی شہرت فنون جنگ میں تھی۔ ضروری نہ تھا کہ کشتی کے فن میں بھی ہر ایک سے بڑھ کر ہو۔ چور کشتی لڑنا جانتا تھا۔ اور اس نے رستم کو نیچے گرا لیا۔ جب رستم نے دیکھا۔ کہ اب تو میں مارا جاؤں گا۔ تو اس نے کہا۔ آ گیا رستم۔ چور نے جب یہ آواز سنی۔ تو وہ فوراً اسے چھوڑ کر بھاگا۔ غرض چور رستم کے ساتھ تو لڑتا رہا۔ بلکہ اسے نیچے گرا لیا۔ مگر رستم کے نام سے ڈر کر بھاگ گا۔ کسی آدمی کے گھر کو آگ لگی ہو۔ تو اس پہ اتنا اثر نہیں ہوتا۔ جتنا یہ خبر سنکر کہ اس کے گھر کو آگ لگی ہے۔ غلط افواہوں کا

## ایک خطرناک نتیجہ

یہ بھی ہوتا ہے کہ ریکروٹنگ کا کام بند ہو جاتا ہے۔ اس وقت قریباً ہر شخص کے عزیز جنگ پہ گئے ہوئے ہیں۔ اور ہر شخص دعا کرتا ہے کہ وہ بچ کر آ جائیں۔ مگر یہ بھی تو سوچنا چاہئیے کہ وہ بچ اسی صورت میں سکتے ہیں۔ کہ ان کے پیچھے بھی بندوق والے سپاہی جائیں۔ جو ان کی مدد کریں۔ ورنہ وہ کیسے بچ سکتے ہیں۔ اور غلط افواہوں کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ اور سپاہی پیچھے سے نہ جائیں گے پس جو شخص غلط افواہوں کو پھیلنے دیتا ہے وہ گویا خود اپنے عزیزوں کو جو میدان جنگ میں ہیں مرواتا ہے۔ پس آپ لوگ غلط افواہوں کو روکیں۔ تا ریکروٹنگ کا کام بند نہ ہو۔ اور آپ کے بھائی بندوں کے پیچھے اور بندوقوں والے سپاہی پہنچتے رہیں۔ جو ان کو بچا سکیں۔

جنگ میں امداد کا ایک طریق یہ بھی ہے کہ

## ملک میں امن قائم رکھا جائے

یاد رکھنا چاہئیے کہ ایسے وقت میں شریروں کے حوصلے بہت بڑھ جاتے ہیں۔ اور وہ کہنے لگ جاتے ہیں کہ اب انگریز گئے۔ اس جنگ میں اب تک کوئی بھی شکست انگریزوں کو ایسی نہیں ہوئی۔ جس کے بعد ایسے لوگوں نے یہ نہ کہنا شروع کر دیا ہو کہ بس اب انگریز گئے اور بعض نادان غیر احمدیوں کے بارہ میں میں نے یہاں تک سنا ہے کہ انہوں نے کہا کہ انگریز جائیں۔ تو ہم سرحدی پٹھانوں کو لاکر احمدیوں کو سزا دلوائیں گے۔ یہ تو اللہ تعالےٰ ہی جانتا ہے۔ کہ کیا ہوگا۔ لیکن اس میں شک نہیں کہ ایسی باتوں سے فسادات ضرور ہو جاتے ہیں اور اس لئے یہ نہایت خطرناک ہوتی ہیں۔ ہر قوم کے شریروں میں اس قسم کے جذبات ہوتے ہیں۔ ہندوؤں میں بھی ایسے لوگ ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم مسلمانوں کو نکال دیں گے اور مسلمانوں میں بھی ہیں۔ اور ایسے لوگ اپنی قوم کے ادنےٰ لوگ ہوتے ہیں۔ شریف ہندو یا شریف مسلمان نہیں ہوتے۔ ایسے لوگوں کو غلط افواہوں سے مدد ملتی ہے اور یہ ایسے موقعہ کی تاڑ میں رہتے ہیں کہ ملک میں یا کسی شہر میں بدامنی ہو تو لوٹ مار کریں۔ اور غلط افواہوں کا نتیجہ یہ بھی ہوتا ہے کہ ایسے لوگ بعض دفعہ بے موقعہ ہی حملہ کر دیتے ہیں۔ اور اگر غلط افواہوں کو روکا نہ جائے تو ہو سکتا ہے کہ کسی حقیقی خطرہ کا موقعہ آنے سے پہلے ہی کوئی حملہ کر دیں۔ پس لوگوں کو تسلی دینے اور حوصلے قائم رکھنے کے لئے یہ ضروری ہے۔ کہ غلط افواہوں کو پھیلنے سے روکا جائے۔ اس میں انگریزوں کا نہیں بلکہ اپنا ہی فائدہ ہے۔ ملک میں اگر بدامنی ہو تو اس کا فائدہ بدمعاشوں کو ہی ہوتا ہے شرفاء کو نہیں ہو سکتا۔ بدمعاش ہمیشہ اس انتظار میں رہتے ہیں۔ کہ اگر کبھی دو بیوقوف ہندو اور مسلمان آپس میں لڑیں تو لوٹ مار شروع کر دیں۔

پس ملک کے اندر ایسی رُوح پیدا کر دینی چاہیئے۔ کہ ان کے لئے ایسا موقعہ پیدا نہ ہو۔ اور انہیں فساد کرنے کے لئے بہانہ نہ ہاتھ آسکے۔

ایک اور بات میں نے یہ کہی ہے۔ کہ

## انگریزوں کی کامیابی کے لئے دُعائیں

کرنی چاہئیں۔ دُعاؤں کا ہتھیار بڑا کارگر ہتھیار ہے۔ اسے ہم ہی خوب سمجھتے ہیں دُوسری کوئی قوم نہیں سمجھ سکتی۔ ہم نے دُعاؤں کے بڑے بڑے فائدے دیکھے ہیں۔ اور یہ وُہ ہتھیار ہے۔ جو ہمارے سوا کوئی نہیں چلانا جانتا۔ بے شک ہم تھوڑے ہیں۔ مگر ہماری مثال ایسی ہے۔ جیسے فوج میں توپ خانہ ہوتا ہے۔ انفنٹری اور فوج کی دوسری رجمنٹیں اگر سستی کریں تو اتنا حرج نہیں۔ جتنا کہ توپ خانہ کی سستی سے ہو سکتا ہے۔ توپ خانہ اگر سُستی کرے۔ تو اس کے معنے یہ ہوں گے کہ ساری فوج ماری جائے گی۔

پس

## ہم توپ خانہ کے افسر ہیں

اور اگر ہم کوتاہی کریں گے۔ تو دُنیا پر بڑی تباہی آئے گی۔ توپ کی طرح دُعا بھی بہت دُور تک گولہ پھینکتی ہے۔ اور ہمارے سامنے تو قبولیت دُعا کے ایسے ایسے نمونے ہیں۔ کہ ہم اس کی طاقت کا انکار نہیں کر سکتے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو گورداسپور کے ایک ہندو مجسٹریٹ آتمارام نے سزا دینے کا ارادہ کیا۔ تو آپ نے اللہ تعالیٰ سے دُعا کی۔ اور اللہ تعالیٰ نے اس کی اولاد کی موت کی خبر آپ کو دی۔ "چنانچہ بیس دن میں دو لڑکے اس کے مر گئے" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۱۶) ایک لڑکا جو لاہور کے گورنمنٹ کالج میں پڑھتا تھا۔ ڈوب کر مر گیا۔ بیس بائیس سال ہُوئے میں گاڑی میں جا رہا تھا۔ کہ لدھیانہ کے سٹیشن پر وُہ مجھے ملا۔ اور کہا۔ کہ لوگوں نے یونہی مرزا صاحب کو مجھ سے ناراض کر دیا۔ اور مجھ سے کہا۔ کہ آپ دُعا کریں۔ اس کے دو نوجوان لڑکے مر گئے۔ اور اس کی بیوی ہمیشہ اُسے یہی کہتی۔ کہ یہ لڑکے تُو نے ہی مارے ہیں تو یہ توپ ہی ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ چلاتا ہے

دُوسری توپ تو ساٹھ ستر میل تک ہی مار کرتی ہے۔ اور اس کے گولے خطا بھی جاتے ہیں۔ مگر

## خدا تعالیٰ کی توپ کا گولہ

بہت دُور تک مار کرتا ہے۔ اور کبھی خطا نہیں جاتا۔ دیکھو۔ اللہ تعالیٰ کی توپ کا گولہ گورداسپور سے لاہور پہنچا۔ جو قریباً اسّی میل کا فاصلہ ہے۔ اور وہاں بھی اس نے گورنمنٹ کالج کی عمارت کو چُنا۔ اور اس میں جا کر عین اسی لڑکے پر گرا۔ جس پر وُہ پھینکا گیا تھا۔ اور اسے ہلاک کر دیا۔ تو

## دُعا کی توپ کا گولہ

کبھی خطا نہیں جاتا۔ اور اگر اس کے باوجود ہم سستی کریں۔ تو یہ بہت افسوس کی بات ہوگی۔ دُعا کا ایک فائدہ یہ بھی ہے۔ کہ جب انسان دُعا کرتا ہے۔ تو اس کے دل میں یقین بڑھتا ہے یہ ایک طبعی فائدہ ہے۔ جو دُعا سے حاصل ہوتا ہے۔ جب ایک انسان کہتا ہے۔ کہ خدایا میری مدد کر۔ تو اس کے دل میں ایک یقین پیدا ہوتا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ میری مدد کر سکتا ہے۔ اور اس طرح توکّل بڑھتا ہے۔ اور وُہ ایسے ایسے کام کر سکتا ہے جو دُوسرا کوئی نہیں کر سکتا۔ اور یہ طبعی فائدہ دُعا کا ہوتا ہے۔

## جنگ کا ایک اور خطرناک اثر

یہ ہوتا ہے۔ کہ ملک میں قحط پڑ جاتا ہے۔ کچھ تو غلّہ فوجوں کے لئے چلا جاتا ہے۔ مگر کچھ بنئے چھپا لیتے ہیں۔ تا گراں کر کے فروخت کر سکیں۔ فرض کرو۔ اس وقت ایک لاکھ ٹن باہر گیا ہے۔ تو دس لاکھ ٹن بنیوں نے گھروں میں چھپا لیا ہے۔ یہ کتنا خطرناک اثر جنگ کا ہے۔ اور قحط ایک ایسی مصیبت ہے۔ کہ چند ایک لوگوں کو چھوڑ کر سب کو اس سے تکلیف پہنچتی ہے۔ اس وقت غلّہ بہت مہنگا ہو چکا ہے۔ گو حکومت نے قیمت پر کنٹرول کیا ہے۔ مگر یہ کافی نہیں۔ میرے خیال میں گندم کا بھاؤ تیرہ سیر فی روپیہ کے قریب ہونا چاہیئے۔ یہ ایسا بھاؤ ہے۔ کہ اس سے زمینداروں کو بھی فائدہ ہو سکتا ہے۔ اور دوسرے لوگوں کو بھی زیادہ تکلیف نہیں ہوتی۔

## گندم تین روپے من ہونی چاہیئے

لیکن یہ اس وقت نہیں ہو سکتا۔ یہ تو فصل نکلنے کے دنوں میں ہو سکتا ہے۔ مگر حالت یہ ہے۔ کہ جب تو زمینداروں کے ہاں غلّہ ہو اس وقت بھاؤ دو۔ سوا دو روپیہ من ہوتا ہے۔ لیکن جب بنیوں کے پاس چلا جاتا ہے تو اس وقت بھاؤ چار۔ پانچ روپیہ من ہو جاتا ہے۔

پس گندم کا بھاؤ تین روپیہ من مقرر ہونا چاہیئے۔ تا ۱۲-۱۳ سیر روپیہ کا آٹا لوگوں کو مل سکے۔ اب جو حکومت ہند نے

## گندم کی قیمت پر کنٹرول

کیا۔ تو پنجاب اسمبلی میں بعض زمیندار ممبروں نے سوال اُٹھایا۔ کہ اس سے زمینداروں کو نقصان ہوگا۔ یہ بات صرف بھیڑ چال کے طور پر اٹھائی گئی۔ ورنہ کون نہیں جانتا۔ کہ آج کل زمینداروں کے گھروں میں غلّہ کہاں ہوتا ہے۔ آج کل تو وُہ بیج بھی بازار سے خرید کر ڈالتے ہیں۔ تو یہ ایک خیالی بات تھی۔ جو انہوں نے کہدی۔ اور ان کی مثال ایسی ہی ہے۔ جیسے کہتے ہیں۔ کوئی گیدڑ بھاگا جا رہا تھا۔ کسی نے پوچھا۔ کیا بات ہے۔ اس نے کہا۔ بادشاہ نے حکم دیا ہے۔ کہ سب اونٹ بیگار میں پکڑ لئے جائیں۔ اس لئے میں بھاگا جا رہا ہوں۔ اس نے کہا۔ اونٹوں کے پکڑنے کا حکم ہے۔ گیدڑوں کو پکڑنے کا تو نہیں۔ اس لئے تم کیوں خواہ مخواہ بھاگے جاتے ہو۔ اس نے کہا۔ کہ

## بادشاہوں کا مزاج

نرالا ہوتا ہے۔ کیا پتہ کہ گیدڑوں کو بھی پکڑ والیں۔ ان شور مچانے والوں سے کوئی پوچھے۔ کہ اگر آج کل گندم کا بھاؤ واقعی گر جائے۔ تو یہ مصیبت تو ان کے لئے ہوگی۔ جن کے پاس گندم کے ذخائر ہیں۔ زمینداروں کے گھروں میں تو دانہ بھی نہیں انہیں کیا نقصان پہنچ سکتا ہے۔ وُہ تو فائدہ میں رہیں گے۔ کہ سستے داموں غلّہ لے کر کھا سکیں گے۔

پس ان کی یہ مخالفت بے جا ہے۔ حکومت نے جو قیمت مقرر کی ہے۔ وُہ تسلی بخش نہیں۔ بھاؤ اس سے بھی کم چاہیئے تھا۔ اور غلّہ نکلنے کے وقت تو تین روپے من مقرر ہونا چاہیئے۔

## قحط کا ایک علاج

یہ بھی ہے۔ کہ ہماری جماعت کوشش کرے۔ کہ فصل زیادہ پیدا کی جائے۔ اور پھر جو غلّہ پیدا ہو۔ اس میں سے کچھ نہ کچھ حصّہ محفوظ رکھا جائے۔ سورۃ یوسف میں یہ نُسخہ بتایا گیا ہے۔

پس ہر شخص کوشش کرے۔ کہ فصل زیادہ سے زیادہ اور عُمدہ سے عُمدہ ہو۔ بیج بھی اعلےٰ درجہ کا استعمال کیا جائے۔ اور پھر جو فصل ہو۔ اس میں سے کچھ نہ کچھ حصّہ ضرور محفوظ کر لیا جائے۔ تا اگر خطرہ کے دن آئیں۔ تو ہم نہ صرف اپنے بلکہ

## اپنے ہمسایوں کے لئے روٹی کا انتظام

کر سکیں۔

تھوڑے ہی دن ہُوئے۔ مجھے ایک احمدی عورت نے اپنا ایک خواب سُنایا۔ اس نے دیکھا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف لائے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ کہ دو ہزار کا غلّہ خرید لو۔ اس میں بھی اسی طرف اشارہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہماری جماعت کو کچھ نہ کچھ حصہ فصل کا محفوظ کرنا چاہیئے۔ میں نے دیکھا ہے۔ مسلمان زمیندار زیادہ محنت نہیں کرتے۔ شروع میں جب میں سیر کے لئے جایا کرتا تھا۔ تو کھیتوں کو دیکھ کر بتا دیتا تھا۔ کہ یہ کھیت مسلمان زمیندار کا ہے۔ اور یہ سکھ کا۔ سکھ زمیندار زیادہ محنت کرتے ہیں۔ اور ان کی فصل بھی اچھی ہوتی ہے۔ مگر مسلمان اتنی محنت نہیں کرتے۔ اور اس لئے ان کی فصل بھی اچھی نہیں ہوتی۔ فصل کوشش اور محنت سے اچھی ہو جاتی ہے۔ اور ہمارے دوستوں کو اس کے لئے کوشش کرنی چاہیئے۔ اب فصل بوئی تو جا چکی ہے۔ مگر پھر بھی اُسے بروقت پانی وغیرہ دے کر اچھا کیا جا سکتا ہے۔ پھر جو فصل تیار ہو۔ اُسے اچھی طرح سنبھالنا چاہیئے۔

## سستی قیمت پر

یونہی فروخت نہیں کر دینا چاہیئے۔ اور کچھ نہ کچھ ذخیرہ بھی رکھنا چاہیئے۔

پھر یہ بھی ہو سکتا ہے۔ کہ کسی وقت ملک میں کچھ نہ کچھ فسادات ہوں ایسے موقعہ کے لئے بھی تیار رہنا چاہیئے۔

ایسے مواقع پر

## اقلیتوں کو زیادہ خطرہ

ہوتا ہے۔ اس لئے ایسے مُوقعہ پر

## دوستوں کو مرکز میں جمع ہونے کی کوشش کرنی چاہیئے

میں اس کی تفاصیل میں جانے کی ضرورت نہیں سمجھتا۔ اللہ تعالیٰ نے یہ ملکہ انسانی فطرت میں رکھا ہے کہ خطرہ کی حالت میں خود حفاظتی کا ذریعہ وہ خود سوچ سکتا ہے۔ مگر اتنی بات کہدینا چاہتا ہوں۔ کہ ایسے موقعہ پر دوست مراکز میں جمع ہونے کی کوشش کریں۔ جو قادیان میں آسکیں۔ یہاں آجائیں۔ اور جو نہ آسکیں۔ وہ ضلع کے کسی مقام پر جہاں جماعت زیادہ ہو۔ یا جہاں احمدی مالک ہوں۔ جمع ہوجائیں۔ بعض لوگ کہا کرتے ہیں کہ اپنا گھر بار کس طرح چھوڑیں۔ یہ

### پاگل پن کی بات

ہے۔ اور اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ گھر بھی جاتا ہے۔ اور ساتھ جان بھی اکیلا اکیلا آدمی کچھ نہیں کر سکتا۔ اس

### جنگ کا ایک نیک اثر

بھی ہے۔ اور وہ یہ کہ جرمنی میں تبلیغ کا رستہ کھل جائیگا۔ مجھے یہ رویا میں بتایا گیا ہے۔ اور اس کے لئے ہمیں ابھی سے تیاری شروع کر دینی چاہیئے۔ ہم اسوقت وہاں مبلغ وغیرہ تو نہیں بھیج سکتے۔ مگر اس کے لئے تیاری کر سکتے ہیں۔ اور وہ کرنی چاہیئے۔ جو لوگ کسی کام سے پہلے اس کے لئے تیاری نہیں کرتے۔ وہ کامیاب بھی نہیں ہو سکتے۔ حضرت مسیح ناصری نے اس کی مثال یوں دی ہے۔ آپ نے فرمایا۔

"اس وقت آسمان کی بادشاہت ان دس کنواریوں کی مانند ہوگی۔ جو اپنی اپنی مشعلیں لے کر دولھا کے استقبال کو نکلیں۔ ان میں پانچ بیوقوف اور پانچ عقلمند تھیں۔ جو بیوقوف تھیں۔ انہوں نے اپنی مشعلیں تو لے لیں۔ مگر تیل اپنے ساتھ نہ لیا۔ مگر عقلمندوں نے اپنی مشعلوں کے ساتھ کپیوں میں تیل بھی لے لیا۔ اور جب دُولھا نے دیر لگائی۔ تو سب اُونگھنے لگیں اور سو گئیں۔ آدھی رات کو دھوم مچی۔ کہ دُولھا آگیا۔ اس کے استقبال کو نکلو۔ اس وقت وہ سب کنواریاں اُٹھ کر اپنی مشعلیں درست کرنے لگیں۔ اور بیوقوفوں نے عقلمندوں سے کہا۔ کہ اپنے تیل میں سے کچھ ہمیں بھی دے دو۔ کیونکہ ہماری مشعلیں بجھی جاتی ہیں۔ عقلمندوں نے جواب میں کہا۔ کہ شاید تمہارے دونوں کے لئے پورا نہ ہو۔ بہتر ہے۔ کہ بیچنے والوں کے پاس جاکر اپنے واسطے مول لے لو۔ جب وہ مول لینے جارہی تھیں۔ تو دُولھا آپہنچا۔ اور جو تیار تھیں۔ وہ اس کے ساتھ شادی میں چلی گئیں۔ اور دروازہ بند کر لیا گیا۔ پیچھے وہ باقی کنواریاں بھی آئیں۔ اور کہنے لگیں۔ اے خداوند۔ اے خداوند ہمارے لئے دروازہ کھول دے۔ اس نے جواب میں کہا۔ مَیں تم سے سچ کہتا ہوں۔ کہ مَیں تمہیں نہیں جانتا۔ پس جاگتے رہو۔ کیونکہ نہ تم اس دن کو جانتے ہو۔ اور نہ اس گھڑی کو۔"

(متی باب ۲۵ ا تا ۱۳)

پس یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ پہلے سے تیاری کرنے والا ہی وقت پر کام کر سکتا ہے۔ دُوسرا نہیں۔ تحریک جدید کو جاری ہوئے سات سال ہو چکے ہیں۔ اس کے ماتحت مَیں نے مستقل مبلغین کی تیاری کا کام شروع کر دیا تھا۔ مولوی فاضل اور گریجوایٹ اس کام کے لئے لئے گئے تھے مگر چھ سال کا عرصہ گذر چکا ہے اور مبلغ ابھی تک تیار نہیں ہو سکے۔ اور جنگ کے بعد جو نئے مبلغ درکار ہونگے۔ انکی تیاری اگر اس وقت شروع کی گئی تو اسکے معنے یہ ہوں گے۔ کہ چھ سال اور لگینگے۔ پس اسکے لئے آج ہی سے تیاری شروع کر دینی چاہیئے۔ تا جنگ کے اختتام پر پوری طرح فائدہ اٹھایا جاسکے۔

# بیرون ہند کی ہندوستانی جماعتیں اور افراد

## ۳۰ر اپریل تک اپنے وعدے شاندار اور نمایاں اضافہ کے ساتھ پیش کریں

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو مخاطب کرکے تحریک جدید سال ہشتم کے جہاد کے لئے جو خطبات پڑھے۔ مومنوں کے دلوں میں ان کو پڑھ اور سنکر اللہ کی راہ میں قربانی کرنے کا شاندار جوش پیدا ہوا۔ اسپر ہندوستان کی جماعتوں اور افراد نے قربانیوں کا وہ شاندار نمونہ پیش کیا۔ جس کی نظیر صحابہ کرام میں ہی مل سکتی ہے۔

ساتویں سال کے وعدے سے اضافہ تو ہر فرد نے کیا۔ مگر بعض جماعتوں اور افراد نے غیر معمولی قربانی کی۔ کیونکہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس سال میں مخلصین سے غیر معمولی اور نمایاں اضافہ کا مطالبہ کیا۔ جس کا کچھ نمونہ اخبار الفضل میں ساتھ کیساتھ شائع ہوتا رہا ہے اور کچھ احباب کی قربانی کا ذکر ذیل میں اسلئے کیا جاتا ہے کہ اب ہندوستان سے باہر کی ہندوستانی جماعتیں اور افراد جو ۳۰ر اپریل تک وعدے حضور کے پیش کرنیوالے ہیں۔ وہ بھی اپنی قربانی کا ایسا نمونہ اپنے امام کے پیش کریں جو کم سے کم ان کی ایک ماہ کی آمد کے برابر ہو۔ بلکہ اس سے زیادہ ہو۔ چنانچہ

### احباب کرام کے نمایاں اضافے

(۱) رسالدار میجر ڈاکٹر محمد یعقوب خان صاحب میرٹھ نے اضافہ کے ساتھ -/۸۶ کا وعدہ کیا۔ بلکہ رقم بھی ادا کر دی۔ مگر آپنے جب دوبارہ خطبہ پڑھا۔ تو آپ نے سمجھا کہ میری ماہوار آمد کے مقابلہ میں یہ حقیقی قربانی نہیں۔ اسلئے آپنے -/۱۱۴ کا اضافہ کر کے -/۲۰۰ روپیہ کر دیا۔ جو انکی ایک ماہ کی آمد کے برابر ہے۔ (۲) مولوی محمد علیٰ صاحب بھاگلپوری۔ آپنے حضور کا خطبہ پڑھکر اور اس میں یہ ارشاد پاکر کہ کم سے کم ایک ماہ کی آمد کے برابر اس سال دینا چاہیئے کیونکہ حقیقی قربانی کرنے والے وہی لوگ ہیں جو قربانی کے بوجھ کو محسوس کریں۔ آپنے اپنے سال ہفتم کے -/۱۲۵ کے وعدہ کو ڈبل کر کے ۲۵۰/- نہ صرف وعدہ کیا۔ بلکہ حضور کے اس ارشاد پر کہ ۳۱ر مارچ تک ادا کرنیوالے سابقون کی پہلی فہرست میں ہوں گے۔ ادا بھی اسی وقت کر دیا۔ (۳) ڈاکٹر محمد مطلوب خان صاحب سرہالی کلاں۔ آپنے اضافہ کے ساتھ -/۵۱ روپیہ تو اسی وقت ادا کئے۔ مگر پھر مزید -/۵۲ کی رقم اضافہ کر کے -/۱۰۳ کی رقم ادا کر دی۔ (۴) جناب محمود الحسن صاحب آئی سی ایس مدراس نے اپنا اور اپنی بیگم صاحبہ کا وعدہ -/۹۱۵ کا کیا۔ اس میں سے -/۶۰۰ تو جنوری میں ادا کر دیا۔ بقیہ رقم فروری میں دینگے تا ۳۱ر مارچ سے قبل ادائیگی ہوجائے (۵) افراد کے علاوہ ہندوستان کی ہر جماعت نے بھی بحیثیت جماعت خدا کے فضل سے اضافہ کیا ہے۔ چنانچہ جماعت سیالکوٹ نے سال ہفتم کے ۱۱۴۰ کے مقابل ۱۶۶۷۔ سکندر آباد دکن نے ۲۱۷۱ کے مقابل ۳۱۴۴ لائلپور نے ۱۲۰۰ کے مقابل میں ۱۷۸۰ کے وعدے کئے جو گذشتہ سال سے ڈیوڑھے ہیں۔ اور جماعت پھانکوٹ دولت پور نے ۲۶۷ کے مقابل میں ۵۳۶ کا وعدہ کیا جو ڈبل ہے۔ پس بیرون ہند کی جماعتوں کو بھی بحیثیت جماعت اپنے وعدے گذشتہ سال سے ڈیوڑھے یا دوگنے ڈبل بلکہ اس سے بھی زیادہ بڑھا کر اپنے امام کے حضور پیش کرنے چاہئیں۔ اگر بیرون ہند کی کسی جماعت کی فہرست بھیجی جاچکی ہو اور اس میں اضافہ نمایاں اور غیر معمولی نہ ہو۔ بلکہ معمولی اضافہ کے ساتھ فہرست ہو تو حضور کا ۹ر جنوری کا خطبہ سنا کر مزید اضافے کرائے جائیں جس میں حضور نے فرمایا تحریک جدید وہ "مرکزی تبلیغی فنڈ ہے۔ اسکے قیام میں جن لوگوں کا حصہ ہوگا یقیناً ان سب کو اللہ تعالیٰ قیامت تک ثواب عطا فرماتا رہیگا"۔ ..."جن دوستوں نے اپنی طاقت سے کم قربانی کی ہے انکے پاس پھر جائیں۔ اور انکے سامنے انکی آمد اور انکی قربانی کا نقشہ پیش کرکے کوشش کریں کہ وہ اپنے چندوں میں نمایاں اضافہ کریں"۔ ساتھ ہی بیرون ہند کے احباب یہ یاد رکھیں کہ انکے وعدہ کی فہرستیں ۳۰ر اپریل تک انکے مقام سے روانہ ہوجائیں۔ کیونکہ انکے لئے وعدوں کی آخری تاریخ ۳۰ر اپریل ہی ہے۔ اسی طرح وہ لوگ جو اب فوج میں ملازم ہیں انکے لئے بھی وعدونکی آخری تاریخ ۳۰ر اپریل ہے۔ مرزا احمد بیگ صاحب انکم ٹیکس آفیسر -/۲۹۱ کا وعدہ پیش کر چکا۔ مگر حضور کے خطبات پڑھکر دل میں ایک نہ دبنے والا ولولہ اور جوش اٹھتا ہے کاش توفیق ہوتی تو کوئی قابل ذکر قربانی کا نمونہ پیش کرتا۔ مگر نہ ہونے پر بھی بالکل خاموش تو نہیں رہا جاتا۔ میری مالی حالت حضور انور پر روشن ہے ہی۔ ابھی سخت مقروض ہوں۔ باوجود قرض میں دبا ہوا ہونے کے -/۱۵۰ کی حقیر سی رقم پیش کرتا جاتا ہوں۔ گر قبول افتد زہے عز و شرف۔ ادائیگی کے متعلق میرا سابقہ طریق یہ رہا کہ ماہوار قسط سے دیتا تھا تو گر بچا جو رہ جاتا وہ قرض لیکر دیدیتا۔ گذشتہ سال ۴۴

۴۴ ایک بھینس فروخت کر کے اگست میں ہی ادا کر دیا تھا۔ مگر اس سال کے وعدے کے متعلق ارادہ ہے۔ اللہ تعالیٰ توفیق دے۔ دو تین دن میں تنخواہ ملنے پر یک مشت ہی پیش حضور کر دوں اور پھر قرض اتارتا رہوں۔ یہ نوٹ یہاں تک لکھا جاچکا تھا کہ آپ کا -/۱۵۰ کا بیمہ حضرت کے حضور پیش ہوکر داخل ہوا۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ اس اخبار میں ہندوستان کی جماعتوں اور افراد کیلئے حضور کا خوشنودی نامہ کا خطبہ نکل چکا ہے۔ پس بیرون ہند کی جماعتیں بھی وعدوں کے ساتھ ہی جلد سے جلد ادا کرنے کی کوشش کریں۔ لیکن وعدے بھی ایسی شان کے ہوں۔ جو کم سے کم ایک ماہ کی آمد کے برابر ہوں۔ جو اللہ تعالیٰ کی رضا کا باعث ہو۔

(فنانشل سکرٹری تحریک جدید)

فضیلت اسلام

# سُورۂ فاتحہ کی امتیازی شان اور اس کے بعض حقائق



سورۂ فاتحہ کو قرآن کریم کی تمام سورتوں پر یہ امتیاز حاصل ہے۔ کہ اسے ام القرآن کہا جاتا ہے جس کا مفہوم یہ ہے کہ اس سورۃ میں اجمالاً قرآن کریم کے تمام مطالب بیان کر دئیے گئے ہیں۔ اسی طرح اسے ام الکتاب سبع من المثانی۔ اساس القرآن اور شفا بھی کہتے ہیں۔ یہ سورۃ اپنے اندر نہایت وسیع معارف رکھتی ہے۔ جن میں سے ہزاروں اب تک اللہ تعالیٰ کے پاک نفس بندے بیان کر چکے ہیں۔ اور ہزاروں معارف قیامت تک کھلتے رہیں گے ذیل میں صرف چند حقائق پیش کئے جاتے ہیں۔

اس سورۃ میں اللہ تعالیٰ نے کمال حکمت سے ایک طرف تو بعض غیر مذاہب کا لطیف طور پر رد کیا ہے۔ اور دوسری طرف بعض اسلامی مسائل کو واضح رنگ میں پیش فرمایا ہے۔ مذاہب غیر کا رد تو اس طرح کیا گیا ہے۔ کہ آریہ اس بات کو تسلیم نہیں کرتے کہ خدا ہی تمام جہان کو پیدا کرنے والا ہے۔ بلکہ وہ کہتے ہیں۔ کہ جیو یعنی ارواح اور پرمانو یعنے ذرات جنہیں مادہ کہا جاتا ہے خود بخود ہیں۔ اور جیسے خدا ازلی ہے۔ ویسے ہی یہ بھی ازلی ہیں۔ اور ان کی طاقتیں اور خواص بھی خود بخود ہیں۔ خدا نے ان دونوں کو صرف جوڑ جاڑ دیا ہے۔ یہ عقیدہ چونکہ نہایت ہی خطرناک ہے۔ اور اس سے اللہ تعالیٰ کی خالقیت پر زد پڑتی ہے۔ اس لئے اس نے سورۂ فاتحہ کے آغاز میں ہی رب العالمین کہہ کر اس کی پُرزور تردید کی ہے۔ اور بتایا ہے کہ اللہ تعالیٰ رب ہے تمام عالمین کا۔ وہ ارواح کا بھی رب ہے۔ اور مادہ کا بھی رب ہے۔ اور کوئی چیز اس کی ربوبیت کے دائرہ سے باہر نہیں

اس کے مقابلہ میں سناتن دھرم والوں کا یہ عقیدہ ہے کہ خدا کا فضل کوئی چیز نہیں وہ صرف کرموں کا ہی پھل دیتا ہے۔ یہاں تک کہ ان کے نزدیک اگر کوئی مرد بنا ہے تو اپنے اعمال سے۔ اور عورت بنی ہے تو اپنے اعمال سے۔ غرض یہ لوگ خدا تعالیٰ کی صفت رحمان سے منکر ہیں۔ حالانکہ خدا وہ ہے جس نے زمین۔ سورج۔ چاند ستارے۔ اور ہوا وغیرہ چیزیں پیدا کیں۔ اور اس وقت پیدا کیں۔ جبکہ سانس لینے والوں کا وجود تک نہ تھا۔ اب کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ یہ چیزیں میرے اعمال کا نتیجہ ہیں۔ جب نہیں تو خدا تعالیٰ کے فضل کا انکار کس طرح کیا جا سکتا ہے۔ اور کیونکر کہا جا سکتا ہے کہ خدا صرف کرموں کا پھل دیتا ہے۔ فضل سے کچھ نہیں دے سکتا۔ پس رحمٰن کہہ کر اللہ تعالیٰ نے سناتن دھرم والوں کی تردید فرمائی ہے۔

پھر بعض لوگ دنیا میں ایسے بھی پائے جاتے ہیں۔ جو کہا کرتے ہیں کہ شریعت نعوذ باللہ لعنت ہے۔ بعض مسلمان بھی کہہ دیا کرتے ہیں۔ کہ میاں نماز کیا اور روزے کیا۔ خدا نے فضل کیا تو بہشت میں چلے جائیں گے ورنہ نہیں۔ ایسے لوگوں کی اللہ تعالیٰ نے الرحیم کہہ کر تردید کی ہے۔ اور بتایا ہے کہ یہ خیال غلط ہے۔ جو شخص محنت کرتا ہے اور خدا تعالیٰ کے عشق میں محو ہو جاتا ہے۔ وہ دوسروں سے ممتاز ہو جاتا ہے۔ اسی وجہ سے دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ والّذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا یعنے جو لوگ ہمارے قرب کی راہوں میں بڑھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ہم انہیں خود راہ دکھاتے چلے جاتے اور منازل طے کرنے میں ان کی مدد کرتے ہیں۔ پھر رحیم کی صفت ان لوگوں کی بھی تردید کرتی ہے۔ جن کا یہ عقیدہ ہے کہ دوزخ ابدی ہے۔ کیونکہ رحیم کے لفظ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نیکیوں کو بڑھاتا اور بار بار اپنا فضل نازل کرتا ہے۔ اب اگر نیکیاں بڑھیں اور بدیاں اپنی جگہ پر رہیں تو یقیناً یہ نتیجہ نکلے گا۔ کہ ایک دن ہر دوزخی کی نیکیاں اس کی بدیوں سے زیادہ ہو جائیں گی اور جب کسی کی نیکیاں بڑھ جائیں گی۔ تو اس کا جہنم میں رکھنا ظلم ہوگا۔ عقل بھی اسی مسئلہ کی تائید کرتی ہے۔ کیونکہ سزا کا نتیجہ ندامت ہوتا ہے۔ جو خود ایک نیکی ہے۔ اور انعام کا نتیجہ دل میں جذبۂ شکر کا پیدا ہونا ہوتا ہے۔ اور یہ بھی ایک نیکی ہے۔ پس دوزخی بھی نیکی کی طرف جا رہے ہوں گے۔

کیونکہ ان کے دل میں اپنے افعال پر ندامت پیدا ہوتی جائے گی۔ اور جنتی بھی نیکی کی طرف جا رہے ہوں گے۔ کیونکہ ان کے دل میں جذبۂ شکر پیدا ہو رہا ہوگا۔ گویا دوزخ اپنے آپ کو فنا کر رہی اور جنت اپنے آپ کو دیرپا بنا رہی ہوگی۔ اور آخری نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ جہنم فنا ہو جائے گی اور جنت باقی رہے گی۔

درحقیقت دائمی دوزخ کا مسئلہ ایسا ہے جسے عقل سلیم ایک منٹ کے لئے بھی تسلیم نہیں کر سکتی ایک فانی اور کمزور وجود ابدی عذاب کبھی برداشت ہی نہیں کر سکتا۔ البتہ ابدی جنت کا وہ مستحق ہو سکتا ہے۔ کیونکہ انعام کی برداشت کا سوال نہیں ہوتا۔ آرام میں انسان جتنا لمبا عرصہ چاہے رہ سکتا ہے۔ مگر مصیبت کی ایک گھڑی گذارنا بھی سخت مشکل ہوتا ہے۔

سورۂ فاتحہ میں اسلام کے اس مسئلہ کو بھی نہایت خوبی کے ساتھ بیان کر دیا گیا ہے۔ کہ تضرع اور دل میں خدا تعالیٰ کا خوف پیدا کرنے سے عذاب ٹل جاتا ہے۔ اور وعید میں خدا تعالیٰ کے ارادہ کا تخلف جائز ہے۔ حضرت یونس علیہ السلام کی قوم کا واقعہ سب کو معلوم ہے۔ کہ عذاب کی قطعی تاریخ بتا کر پھر خدا تعالیٰ نے اہل نینوہ کے تضرع پر عذاب موقوف کر دیا۔ اس میں بھید یہ ہے کہ کسی کو سزا دینا دراصل خدا تعالیٰ کے ذاتی ارادہ میں داخل نہیں۔ چنانچہ سورۂ فاتحہ میں اس کے صفاتی اسماء جو اصل الاصول تمام صفاتی ناموں کے ہیں۔ چار بیان کئے گئے ہیں۔ اور چاروں جود اور کرم پر دلالت کرتے ہیں۔ پہلی صفت رب العالمین بیان کی گئی ہے۔ اور ربوبیت میں مخلوق کو پیدا کرنا۔ اور اس کی پرورش کرنا شامل ہے۔ دوسری صفت رحمٰن بیان کی گئی ہے۔ جس کے معنے بلا استحقاق آرام کے اسباب مہیا کرنے والی ذات کے ہیں تیسری صفت رحیم ہے۔ جس کے ماتحت خدا تعالیٰ تقویٰ اور خدا ترسی پر انسان کے لئے وہ اسباب مہیا کرتا ہے۔ جو اسے آئندہ دکھوں اور مصیبتوں سے محفوظ رکھتے ہیں۔ چوتھی صفت مالک یوم الدین ہے۔ اس کا منشا اعمال صالحہ پر جو عبادات صوم صلوٰۃ اور صدقہ وغیرہ ہیں انسان کو وہ مقام عطا کرنا ہے جو دائمی راحت اور سرور کا مقام ہے۔ اور جس کا نام جزائے خیر از طرف مالک یوم الدین ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ خدا تعالیٰ نے چاروں صفات میں

بنی نوع انسان سے سراسر بھلائی کا ارادہ کیا ہے ہاں جب کوئی شخص اپنی بدکرداریوں سے ان صفات کے پرتو سے اپنے آپ کو الگ کرے تو اس کے حق میں اسی کی شامت اعمال سے یہ صفات بجائے خیر کے شر کا حکم پیدا کر لیتی ہیں۔ چنانچہ ربوبیت کا ارادہ فنا اور اعدام سے۔ رحمانیت کا ارادہ سخط اور غضب سے۔ رحیمیت کا ارادہ انتقام اور سخت گیری سے۔ اور جزائے خیر کا ارادہ سزا اور تعذیب کے رنگ سے بدل جاتا ہے۔ لیکن یہ تبدیلی انسان کی اپنی حالت کی تبدیلی کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے پس چونکہ سزا دینا یا سزا کا وعدہ کرنا خدا تعالیٰ کی ان صفات میں داخل نہیں جو ام الصفات ہیں بلکہ دراصل اس نے انسان کے لئے نیکی کا ارادہ کیا ہے اس لئے خدا تعالیٰ کا وعید بھی جب تک انسان زندہ ہو۔ اور اپنی تبدیلی پیدا کرنے پر قادر۔ فیصلۂ ناطق نہیں ہوتا۔ پس اس کے خلاف ہونا کذب یا عہد شکنی میں داخل نہیں اور گو بظاہر کوئی وعید شرط سے خالی ہو مگر اس کے ساتھ پوشیدہ طور پر ارادہ الہٰی میں ضرور شرط ہوتی ہے۔ بجز ایسے الہام کے جس میں ظاہر کیا جائے۔ کہ اس کے ساتھ کوئی شرط نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اسی مسئلہ کی طرف اس شعر میں اشارہ فرماتے ہیں کہ ؎

کیا تضرع اور توبہ سے نہیں ٹلتا عذاب
کس کی یہ تعلیم ہے دکھلاؤ تم مجھ کو شتاب

سورۂ فاتحہ میں ایک اور عجیب بات یہ ہے کہ اس میں لف ونشر ہے۔ چنانچہ سب سے پہلے الحمد للہ کہا گیا ہے۔ جس کے مقابلہ میں ایاک نعبد کو رکھا گیا ہے یعنے اے اللہ تو جو ساری صفات حمیدہ کا جامع اور تمام نقائص سے منزہ ہے۔ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں۔ کیونکہ ہر کمال تجھ میں ہے۔ ہر خوبی اور ہر وصف تجھ میں ہے۔ ہندوؤں کا خدا تو بقول ان کے وہ ہے جس نے نہ روح پیدا کی نہ مادہ۔ عیسائیوں کا خدا بقول ان کے وہ ہے جو صلیب پر چڑھا۔ مگر اسلام کا خدا وہ ہے جو تمام نقائص سے منزہ اور تمام محامد حقہ کا جامع ہے۔ اس لئے عبادت کا مستحق بھی وہی ہے۔ دوسری صفت رب العالمین بیان کی گئی تھی۔ اور ربوبیت کا کام تربیت کرنا اور تکمیل تک پہونچانا ہوتا ہے

اس کے مقابلہ میں ایاک نستعین رکھا گیا یعنی اے خدا تو جو تمام مخلوق کی ربوبیت کرتا اور اسے تکمیل تک پہنچاتا ہے۔ تو عبادت میں ہماری مدد فرما۔ اور ہمیں اس کی بجا آوری کی توفیق عطا کر۔ پھر الرحمٰن کہا گیا۔ اور رحمان وہ پاک ذات ہے۔ جو بغیر خواہش اور بغیر درخواست اور اعمال کے اپنے فضل سے بہت کچھ دیتا ہے اس کے مقابلہ میں اھدنا الصراط المستقیم رکھا گیا۔ کیونکہ ہدایت پانا کسی کا حق نہیں۔ بلکہ محض خدا تعالےٰ کی صفت رحمانیت سے یہ مقام حاصل ہوتا ہے۔ چوتھی صفت الرحیم بیان ہوئی ہے۔ جس کے مقابلہ میں صراط الذین انعمت علیہم کو رکھا گیا۔ یعنی اے خاص لطف کرم سے ہماری دعاؤں کے قبول کرنے والے تو ہمیں رسولوں صدیقوں، شہیدوں اور صلحاء کی راہ دکھا۔ اور ہماری محنتوں کو قبول فرما۔ پھر چونکہ بعض دفعہ انسان اعلےٰ کمال حاصل کرنے کے بعد گر بھی جاتا ہے اس لئے غیر المغضوب علیہم فرمایا جو مالک یوم الدین کے مقابل میں ہے۔ یعنی اے جزاء و سزا کے مالک ایسا نہ ہو۔ کہ تیرا غضب نازل ہو۔ اور ہم گمراہ ہو جائیں سورۃ فاتحہ کو پڑھنے سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ الحمد للہ سے جو مضمون شروع کیا گیا ہے۔ وہ غائب کی صورت میں ہے۔ لیکن امہات الصفات کے ذکر کے بعد صورت بیان تبدیل ہو گئی ہے۔ اور ایاک نعبد کہہ کر اللہ تعالےٰ کو مخاطب کر لیا گیا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ ان صفات پر جب انسان تدبر کرتا ہے۔ تو خدا تعالیٰ کی ہستی اس کے سامنے آجاتی ہے۔ اس لئے فصاحت کا تقاضا یہی تھا۔ کہ غائب کے صیغے نہ رہتے۔ اسی لئے فرمایا ایاک نعبد و ایاک نستعین۔ یعنی اے خدا۔ ہم تیری عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے مدد چاہتے ہیں عبادت انتہا درجہ کے تذلل اور انکسار کا نام ہوتا ہے۔ اور یہ وہ چیز ہے۔ جو پیدائش انسانی کی اصل غرض ہے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون۔ یعنی میں نے جن و انس کو اس لئے پیدا کیا ہے۔ تاکہ وہ میری عبادت کریں غرض سورۃ فاتحہ عجیب و غریب معارف اور انواع و اقسام کے انوار سے بھری ہوئی ہے جن میں سے بعض اس مختصر سے مضمون میں پیش کئے گئے ہیں۔ اور بعض کو آئندہ پیش کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ وہ پنڈت جو سورۃ فاتحہ کو گائتری منتر کے مشابہ قرار دیتے ہیں۔ ؎

# نتیجہ امتحان دینیات جماعت دہم تعلیم الاسلام ہائی سکول

(از نظارت تعلیم و تربیت)

### فریق الف

| رول نمبر | نام | نمبر حاصل کردہ |
|---|---|---|
| ۷۰۱ | ناصر علی | ۴۳/۱۰۰ |
| ۷۰۲ | محمد اسحاق | ۳۷ |
| ۷۰۳ | بشیر احمد | ۵۱ |
| ۷۰۴ | محمد صادق | ۴۹ |
| ۷۰۵ | عبد الستار | ۵۲ |
| ۷۰۶ | عبد الحمید | ۵۰ |
| ۷۰۸ | مسعود احمد | ۵۰ |
| ۷۰۹ | سردار محمد | ۴۸ |
| ۷۱۰ | عبد الواسع | ۵۹ |
| ۷۱۱ | سلیم احمد | ۴۰ |
| ۷۱۲ | محمد اشرف | ۴۴ |
| ۷۱۳ | عبد الکریم | ۵۰ |
| ۷۱۴ | نسیم احمد | ۴۳ |
| ۷۱۵ | شریف احمد | ۴۵ |
| ۷۱۶ | داؤد احمد | ۵۳ |
| ۷۱۷ | مقصود احمد | ۳۵ |
| ۷۱۹ | عبد المجید | ۴۷ |
| ۷۲۱ | عبد الحفیظ | ۴۸ |
| ۷۲۲ | عبد السلام اول | ۴۲ |
| ۷۲۳ | عبد المجید دوم | ۵۹ |
| ۷۲۴ | عبد السلام II | ۵۹ |
| ۷۲۵ | بشیر الدین | ۳۹ |
| ۷۲۹ | محمد اکبر | ۶۶ |
| ۷۳۱ | مفیض المعارف | ۴۱ |
| ۷۳۲ | بشارت حسین | ۷۲ |
| ۷۳۳ | محمد ظہور الدین | ۵۶ |
| ۷۳۴ | محمد منور علی | ۴۵ |
| ۷۳۵ | شفیق الرحمٰن | ۳۶ |
| ۷۳۶ | نعمت اللہ شاہ | ۳۳ |
| ۷۳۸ | نثار احمد | ۴۶ |
| ۷۳۹ | حمید احمد | ۳۸ |
| ۷۴۰ | عبد اللطیف | ۴۱ |
| ۷۴۱ | عبد الرزاق | ۳۴ |
| ۷۴۲ | مبارک احمد | ۴۳ |
| ۷۴۳ | خلیل احمد | ۴۴ |

### فریق (ب)

| رول نمبر | نام | نمبر حاصل کردہ |
|---|---|---|
| ۷۵۱ | محمد عثمان | ۵۳ |
| ۷۵۲ | عبد الرحمٰن | ۴۳ |
| ۷۵۳ | عبد الرشید | ۳۷ |
| ۷۵۴ | نور محمد | ۵۷ |
| ۷۵۵ | رشید احمد | ۴۶ |
| ۷۵۶ | غلام احمد | ۷۶ |
| ۷۵۷ | جلال الدین | ۳۹ |
| ۷۵۹ | غلام احمد حافظ | ۴۸ |
| ۷۶۰ | ایچ. بی. عبد القادر | ۴۹ |
| ۷۶۲ | محمد خان | ۷۳ |
| ۷۶۳ | خلیل احمد | ۳۴ |
| ۷۶۵ | بشیر احمد | ۶۰ |
| ۷۶۶ | جمال محمد | ۶۷ |
| ۷۶۷ | مقبول احمد | ۳۹ |
| ۷۶۸ | منیر احمد | ۵۲ |
| ۷۷۰ | محمود احمد | ۳۸ |
| ۷۷۱ | محمد اکرم | ۳۷ |
| ۷۷۳ | مشتاق احمد اول | ۵۴ |
| ۷۷۵ | عنایت اللہ | ۴۱ |
| ۷۷۷ | مشتاق احمد دوم | ۴۶ |
| ۷۷۸ | لطف الرحمٰن | ۴۳ |



؎ اگر ان میں ہمت ہے۔ تو وہ ہی معارف گائتری منتر سے بھی پیش کر کے دکھا دیں۔ مگر ہمیں یقین ہے۔ کہ وہ اس کا سواں حصہ بھی پیش نہیں کر سکتے۔ اور کر بھی کیسے سکیں۔ جبکہ گائتری منتر خود مشکلات بعض اپنے اندر رکھتا ہے۔ اور قرآن کی اور سورۃ فاتحہ کی آیتیں میں کوئی نسبت ہی نہیں ہے۔

| رول نمبر | نام | نمبر حاصل کردہ |
|---|---|---|
| ۷۷۹ | منور احمد | ۴۵ |
| ۷۸۰ | رفیق احمد | ۳۴ |
| ۷۸۱ | وزیر احمد | ۴۸ |
| ۷۸۲ | محمد انور حسین | ۳۳ |
| ۷۸۳ | احمد حسین | ۴۶ |
| ۷۸۴ | نذیر احمد | ۴۱ |
| ۷۸۵ | منصور احمد | ۴۱ |
| ۷۸۶ | محمد نبی | ۳۶ |
| ۷۸۷ | عبد القدیر | ۴۴ |
| | **پرائیویٹ** | |
| | جلال الدین | ۶۶ |

(ناظر تعلیم و تربیت)

## ماہانہ رپورٹ دربارہ تعلیم و تربیت کے متعلق اعلان

اخبار الفضل کے ذریعہ عہدیداران جماعتہائے احمدیہ کو اس سے قبل متعدد بار توجہ دلائی جاچکی ہے۔ کہ وہ اپنی اپنی جماعت کی تعلیم و تربیت کے بارہ میں ہر ماہ کی رپورٹ زیادہ سے زیادہ اگلے ماہ کی دس تاریخ تک نظارت ہذا میں بھجوادیا کریں۔ مگر تعجب اور افسوس ہے۔ کہ بعض جماعتیں اپنے کام کی رپورٹ بہت دیر کے بعد مرکز میں ارسال کرتی ہیں اور بعض باوجود بار بار کی تاکید کے ماہواری رپورٹ مرکز میں بھجواتی ہی نہیں ہیں۔

نظارت ہذا کی طرف سے اخبار الفضل ۱۵ مورخہ ۱۷ ماہ صلح (جنوری ۴۲ء) ۱۳۲۱ھش میں یہ اعلان کیا جاچکا ہے۔ کہ جن جماعتوں کی طرف سے آئندہ ہر ماہ کی دس تاریخ تک سابقہ ماہ کی ماہوار رپورٹ باقاعدہ نہ آئی تو ان جماعتوں کے نام بطور اطلاع اخبار میں شائع کیا جایا کریں گے۔ اب چونکہ دس فروری قریب آرہی ہے۔ اس لئے میں اس اعلان کے ذریعہ تمام سیکرٹریان تعلیم و تربیت و امراء و پریذیڈنٹ صاحبان کو اس امر کی یاد دہانی کراتا ہوا۔ امید کرتا ہوں۔ کہ وہ تاریخ مقررہ تک اپنی جماعت کی رپورٹ نظارت ہذا میں ارسال کریں گے۔

اس موقعہ پر میں اُن چالیس جماعتوں کے عہدیداران کو بھی ان کا وعدہ جو انہوں نے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر مسجد مبارک میں آئندہ باقاعدگی سے ماہواری رپورٹ بھجوانے کے متعلق کیا تھا یاد دلاتا ہوا امید کرتا ہوں۔ کہ وہ وعدہ ان دوستوں کو اچھی طرح یاد ہوگا۔ اور بروقت پورا کیا جائے گا۔

واوفوا بالعھد ان العھد کان مسئولا (سورۂ بنی اسرائیل ع ۴)

ناظر تعلیم و تربیت

## نفع مند کام پر روپیہ لگانے والوں کے لئے عمدہ موقعہ

جو دوست اپنا روپیہ کسی نفع مند کام پر لگانا چاہیں۔ انہیں چاہیئے۔ کہ میرے ساتھ خط و کتابت کریں۔ ایسا روپیہ جائیداد کی کفالت پر لیا جائے گا۔ جو انشاء اللہ ہر طرح سے محفوظ رہے گا۔ اور نفع لائے گا۔

فرزند علی عفی اللہ عنہ ناظر بیت المال

## پروگرام دورہ انسپکٹر تعلیم و تربیت

| نام جماعتہائے احمدیہ | تواریخ |
|---|---|
| (۱) علی پور (۲) شمس آباد (۳) پتوکی۔ (۴) شاہدرہ جماعتہائے ضلع لاہور | ۷ تا ۱۲ر فروری |
| (۱) گولیکی۔ (۲) فتح پور (۳) عالم گڑھ (۴) تھہال (۵) نور تگ۔ جماعتہائے احمدیہ ضلع گجرات | ۱۳ تا ۲۲ر فروری |
| وزیر آباد۔ ضلع گوجرانوالہ | ۲۳ تا ۲۴ر فروری |

ناظر تعلیم و تربیت



## وی۔ پی آرہے ہیں

ہم ۹ر فروری کو ان اصحاب کی خدمت میں جن کا چندہ ختم ہو چکا ہے یا ۲۰ر فروری تک ختم ہوتا ہے اور جن کی طرف سے ابھی تک کوئی رقم موصول نہیں ہوئی۔ وی۔ پی ارسال کر رہے ہیں۔ جو اصحاب چندہ ارسال فرما چکے ہیں۔ یا چندہ کی ادائیگی کے متعلق اطلاع دے چکے ہیں انکے وی۔ پی روک لئے گئے ہیں۔ باقی سب اصحاب کی خدمت میں پُرزور التجاء ہے کہ براہِ کرم وی۔ پی وصول فرما کر ممنون فرمائیں ہم توقع رکھتے ہیں کہ کوئی دوست بھی موجودہ صبر آزما مالی مشکلات میں وی۔ پی واپس کر کے دفتر کی مشکلات میں اضافہ کرنیکا موجب نہ ہونگے۔ یہ نہایت ہی عاجزانہ درخواست ہے۔ احباب خدارا اسے فراموش نہ فرمادیں

خاکسار منیجر الفضل

# ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن۔ ۵ فروری۔ جاپانیوں نے برما کے شہر پاآن پر قبضہ کا دعویٰ کیا ہے یہ شہر دریائے سالوین کے مشرقی کنارے پر واقع ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ کیا برطانی فوجیں مرتبان پر قبضہ برقرار رکھ سکیں گی۔ اس شہر کی پوزیشن اب خطرناک ہو گئی ہے۔ اس امر کا امکان ہے۔ کہ برطانی فوجیں اسے خالی کر کے شمال کی طرف چلی جائیں گی۔ جاپانیوں نے اب دریائے سالوین کے زیریں حصہ کے ساتھ ساتھ جزیرہ کاڈو میں دباؤ ڈالنا شروع کر دیا ہے۔ اور خیال ہے۔ کہ شاید وہ اس جزیرہ سے مرتبان اور مولمین کے درمیان شمال میں فوجیں اتارنے کی کوشش کریں۔ جاپانیوں کی چال غالباً یہ ہے۔ کہ ریاستہائے شان کی پہاڑیوں کے جنوب میں سالوین کو پار کر کے برما روڈ کو کاٹ دیں۔ اور رنگون کو الگ تھلگ کرنے کی کوشش کریں۔

لنڈن۔ ۵ فروری۔ جاپانی ہائی کمانڈ نے سارے بورنیو پر قبضہ کا اعلان کیا ہے مگر ابھی اس کی تصدیق نہیں ہو سکی۔ ابھی کئی خفیہ اڈے ایسے ہیں۔ جن کا جاپانیوں کو علم نہیں۔ جاپانیوں نے سلیبس کے تمام ہوائی اڈوں پر بھی قبضہ کا دعوےٰ کیا ہے۔

رنگون ۶ فروری۔ برما کے ہوم منسٹر نے ایک تقریر میں کہا۔ کہ فوجی لیڈروں نے ہماری فوجوں کو پیچھے ہٹا لیا ہے۔ انہوں نے جو کچھ کیا درست کیا۔ مگر ہم اس وقت برما کے عین وسط میں ہیں۔ لہذا مزید پسپائی خطرناک ہو گی۔ اگرچہ صورت حال نازک ہے۔ مگر مسٹر چرچل کا یہ وعدہ کہ ہمیں امداد بھیجی جا رہی ہے۔ تاریکی میں روشنی کی شعاع ہے۔

لنڈن۔ ۵ فروری۔ آج مسٹر چرچل نے دارالعوام میں ایک بیان دیتے ہوئے کہا۔ کہ کینیڈا اور جنوبی افریقہ فی الحال جنگی وزارت میں کوئی خاص نمائندہ بھیجنا نہیں چاہتے۔ آسٹریلیا کی تجویز یہ ہے کہ وزارت میں نوآبادیات کے نمائندے ہوں۔ اور پالیسی طے کرنے میں ان کی آواز ہو۔

ماسکو۔ ۵ فروری۔ مارشل تموشنکو کی فوجوں نے خارکوف کے محاذ کی پہلی لائن کو توڑ دیا ہے۔ اور جرمن اب وہاں سے بھاگ رہے ہیں۔ وسطی محاذ پر بھی کئی آباد علاقے واپس لے لئے گئے ہیں۔ اس محاذ پر ۱۸ ہزار جرمن جو ہلاک ہوئے۔ اور دو روز میں دشمن کے ۵۱ ہوائی جہاز برباد کر دیئے گئے کالینن کے محاذ پر ایک دن میں پانچ شہر واپس لے لئے گئے۔ اور ۵۲۰۰ جرمن ہلاک کئے گئے۔

لنڈن۔ ۵ فروری۔ سر سٹیفورڈ کرپس نے ایک مضمون میں لکھا ہے کہ جرمن فوجوں کو صرف روسی فوج ہی شکست دے سکتی ہے۔ انسانیت کے مستقبل کا تقاضا ہے کہ جنگ کے بعد بھی برطانیہ اور روس ملکر نئے نظام کی بنیادوں کو استوار کریں۔

برلن ۔۔ ۵ فروری۔ جرمن ہائی کمانڈ نے اعلان کیا ہے کہ روسیوں کے نئے حملے ناکام کر دیئے گئے۔ اور ان کو بہت نقصان پہنچایا گیا۔ وسطی محاذ پر ایک روسی فوج کو گھیر کر تباہ کیا گیا۔

لاہور۔ ۵ فروری۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے ضلع لاہور میں جلانے کے کام آنیوالی لکڑی کے نرخ مقرر کر دئے ہیں۔ شیشم کیکر اور جنڈ کی لکڑی ۱۴ ار من اور ادنیٰ قسم کی ۱۲ ار من فروخت ہو سکے گی۔ اس سے زیادہ قیمت چارج کرنے والوں کے خلاف ڈیفنس آف انڈیا رولز کے ماتحت کاروائی کی جائے گی۔

لنڈن۔ ۵ فروری۔ آج دارالعوام میں ہندوستان کے متعلق تقریر کرتے ہوئے لارڈ کوٹو نے کہا۔ کہ ہندوستان کے سیاسی ڈیڈلاک کا حل لازمی ہے۔ اور یہ حل نہیں ہو سکتا۔ جب تک ہم ہندوستان کو درجہ نوآبادیات دینے کا حتمی وعدہ نہ کریں۔ آپ نے کہا۔ وائسرائے کی اگزکٹو کونسل میں مسٹر جناح۔ پنڈت نہرو اور سر سپرو ایسے لیڈروں کو شامل کرنا چاہیئے۔

سنگاپور۔ ۵ فروری۔ ہماری توپوں نے آج جوہور بارد کے علاقہ میں جاپانی فوجوں اور گاڑیوں پر گولہ باری کی۔ اور دشمن کی توپوں کو خاموش کر دیا۔

لاہور ۵ فروری۔ آج بیوپاریوں کے جلسہ میں بیوپار منڈل کے صدر نے اعلان کیا۔ کہ تین روز سے پنجاب گورنمنٹ کے ساتھ جو مفاہمت کی گفتگو ہو رہی تھی وہ آج ختم ہو گئی۔ اور کامیاب نہ ہو سکی۔ بیوپاری حسب معمول فیصلہ تک اپنی دوکانیں بند رکھیں۔

چنگکنگ ۵ فروری۔ چینی گورنمنٹ نے اعلان کیا ہے۔ کہ کینٹن اور ہانگ کانگ کے درمیان جاپانیوں کا سلسلہ رسل و رسائل کٹ گیا ہے۔ کینٹن کولون ریلوے کے اہم مقامات پر چینی فوجیں قابض ہو گئی ہیں۔

قاہرہ ۵ فروری۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ وفد پارٹی کے لیڈر نحاس پاشا مصر کی نئی وزارت مرتب کریں گے۔ اگر وہ وزیر اعظم مقرر ہو گئے۔ تو نئے انتخابات ہوں گے۔ آج سکندریہ میں لوگوں نے نحاس پاشا کی حمایت میں پُرزور مظاہرے کئے۔

پشاور ۵ فروری۔ صوبہ سرحد میں یکم فروری سے چرس کی تمام دوکانیں بند ہو گئی ہیں کیونکہ چرس اب کہیں ملتا ہی نہیں۔ چترال کے سٹور میں بھی چرس اب بالکل نہیں۔ اس لئے چرس آفیسر کا عہدہ ہی اڑا دیا گیا ہے۔ یہ چیز چین سے آتی تھی۔ جہاں اب حکومت نے اس کی کاشت بند کر دی ہے۔

بٹاویہ ۵ فروری معلوم ہوا ہے۔ کہ جب جاپانی فوجیں جزیرہ تاراکان میں اتریں تو جاپانی کمانڈر نے بالک پاپن کے ڈچ کمانڈر کو لکھا۔ کہ اگر اس علاقہ کی کانیں اور ذخائر وغیرہ تباہ کئے۔ تو اسے اور اس کے سپاہیوں کو ہلاک کر دیا جائیگا۔ ڈچ کمانڈر اپنے کچھ سپاہیوں کے ساتھ جاپانی محاصرہ کو توڑ کر کسی محفوظ مقام پر پہنچ گئی ہے۔

لنڈن ۵ فروری۔ ابھی تک جاپانیوں کی طرف سے سنگاپور پر فوجیں اتارنے کی کوشش کی خبر نہیں ملی۔ تاہم معلوم ہوا ہے۔ کہ جوہور میں دشمن کی فوجیں بڑی بھاری تعداد میں جنوب کی طرف بڑھ رہی ہیں۔ اور یہ پیشقدمی غالباً سنگاپور کی طرف ہی ہو رہی ہے۔ دشمن کے ہوائی جہاز سخت حملے کر رہے ہیں۔ کل ۸۹ آدمی اور ۱۳۸ زخمی ہوئے۔ بندرگاہ میں جہازوں پر بھی بمباری کی گئی۔ ہمارے ایک جہاز کو آگ لگ گئی۔ ہوائی حملوں سے ٹیلیفون کی لائینوں کو نقصان پہنچا

دہلی ۵ فروری۔ ہندوستان کے نئے کمانڈر انچیف میجر جنرل ایمن ہارٹلے نے مارشل چیانگ کائی شیک کو بذریعہ تار یہ پیغام ارسال کیا ہے۔ کہ مشترکہ مفادات کے لئے ہندوستان میری کمانڈ میں چین کی ہر ممکن امداد کرے گا۔ مارشل موصوف نے اس کے جواب میں شکریہ کا تار ارسال کیا ہے

دہلی ۵ فروری۔ پچھلے دنوں حاجیوں کے ایک جہاز کا انجن خراب ہو گیا تھا۔ دوسرے ہی روز دو جہاز اس کی مدد کو پہنچ گئے اور اب ان میں تمام حاجی بخیر و عافیت واپس آ رہے ہیں۔

واشنگٹن ۵ فروری۔ برطانی طیاروں نے مقبوضہ فرانس کے کئی شہروں پر پندرہ لاکھ امریکن اشتہار پھینکے۔ جن میں مسٹر روز ویلٹ کی تقریر اور ۱۹۴۳ء میں تیار ہونے والے ٹینکوں۔ طیاروں اور جہازوں کی تعداد درج تھی۔

لنڈن ۵ فروری۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ سکاٹ لینڈ میں اس وقت ایک نئی برطانی فوج تیار کی جا رہی ہے۔ اس کے ہر ایک دستہ میں ۲۰۵۰ موٹر گاڑیاں ہوں گی۔ اور سارا کالم تیرہ میل لمبا ہوگا۔

دہلی ۔ ۵ فروری۔ اسمبلی کے گذشتہ اجلاس کے وقت ہندوستان کا روزانہ جنگی خرچ پچیس ۲۵ لاکھ تھا۔ جو اب تیس ۳۰ لاکھ تک پہنچ گیا ہے۔

گوجرہ۔ ۵ فروری۔ گندم ۶/۴ نخود ۱۲/۳ بنولہ ۳/۱ پیور ۳/۳/۲ مرچ سُرخ ۱۵/۰/۰ گھی ۹/۰/۰



عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا۔ اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر:۔ غلام نبی۔